بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

انڈیا

روشن دین تنویر

یوم: جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۳ | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ | ۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش | ۴ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۰۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا لیکن خدا اس کی قدر کرے گا

وہ نہ مرے گا جب تک کہ دُنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے۔ خدا اسے سب کچھ دے گا

"جو شخص دُنیا کو رد نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آسکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے سب سے اوّل دُنیا کو رد کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آ حاضر ہوئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار دیتا ہے۔ ایک چوڑھے اور چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کی جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اَور اَور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اُترنا مشکل ہے اِس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آویگا لیکن خدا اس کی قدر کرے گا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دُنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے۔ جو کچھ برباد کر کے آویگا خدا اسے سب کچھ پھر دے گا لیکن ایک دُنیادار قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہلِ دُنیا کی طرف ہوتی ہے

جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونے کی اِس وقت ہے وہ بعد ازاں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن شریف میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں جیسے رضی اللہ عنہم۔ لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا اُن کو بھی یہ کہا گیا؟ ہرگز نہیں۔ ان کا نام ناس رکھا گیا اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری، رشتہ دار وغیرہ سب دشمن جان ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا بلکہ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم کچھ مجھ کو دینا چاہتے ہو اور کچھ بُتوں کو تو سب کا سب بُتوں کو دے دو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد ۲ تبوک

ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲ تبوک کو بذریعہ موٹر کار ربوہ سے روانہ ہو کر اسی روز بوقت دوپہر راولپنڈی پہنچے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے شام بخیر و عافیت ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ حضور کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے البتہ کسی قدر ضعف کی تکلیف ہے۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۳ تبوک۔ مکرم جناب کمال یوسف صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سکنڈے نیویا جانے کے لئے آج صبح سرگودھا ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ مقامی احباب نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپکو پھولوں کے ہار پہنائے اور مصافحہ و معانقہ کر کے آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل اجتماعی دعا محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی نے کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو آپ بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچیں اور آپ کو خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق ملے۔ آمین۔

● ربوہ ۲ تبوک۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب قائمقام نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اجتماع انصار اللہ میں شرکت کی غرض سے ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع ۶ ماہِ تبوک کو منعقد ہو رہا ہے۔

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد کا علمی اجلاس ہوگا پروگرام حسبِ ذیل ہے:-

۱۔ مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب
"اولیائے اُمت کے الہامات"

۲۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم
"اسلام میں جماعتی نظام کیلئے اصول و ہدایات"

۳۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
"جمع احادیث نبویہ کے لئے محدثین کی کاوشیں"

امید ہے کہ اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی رونق افروز ہوں گے اور سامعین کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سننے کا شرف بھی حاصل ہوگا۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے عماد الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش

خدائی جماعتوں کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنّت کے مطابق الٰہی جماعتوں کا اپنی منزلِ مقصود پر پہنچنے سے قبل مختلف قسم کے ابتلاؤں سے دوچار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ یہ ابتلاء ہرگز کسی شامتِ اعمال کا نتیجہ نہیں ہوتے اور نہ یہ اپنے اندر سزا یا سرزنش کا رنگ رکھتے ہیں بلکہ ان کی حیثیت اُس بھٹی کی ہوتی ہے جس میں پڑ کر سونا کندن بن کر نکلتا ہے۔ اِس لحاظ سے یہ ابتلاء بذاتِ خود خدا تعالےٰ کی ایک رحمت ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے مومنوں پر بے انداز ترقیوں کامیابیوں اور کامرانیوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ الٰہی جماعتوں اور ان کے افراد پر ابتلاء کیوں آتے ہیں اور بعض اوقات انہیں مصائب و شدائد اور ظلم و جور کا نشانہ کیوں بننا پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"یہ خیال نہ آوے کہ پھر انبیاء اور مومنوں کو کیوں تکلیفیں آتی ہیں؟ ان لوگوں پر بھی بعض بلائیں آتی ہیں اور وہ ان کے واسطے آثار رحمت ہوتی ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسے کیسے مصائب آئے تھے۔ ان کو گِننا بھی کسی بڑے دل کا کام ہے۔ ان کے نام سے ہی انسان کے بدن پر لرزہ آتا ہے۔ پھر جو کچھ سلوک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہیوں سے ہوئے ان کی بھی تاریخ گواہ ہے کیا کوئی ایسی بھی تکلیف تھی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو پہنچائی نہ گئی ہو؟ جس طرح ان کی ایذادہی میں کفار نے کوئی دقیقہ باقی نہ اُٹھا رکھا تھا اُسی طرح اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے کمالات میں کوئی کمی باقی نہ رکھی۔ اصل میں ان لوگوں کے واسطے یہ مصائب اور سختیاں تریاق ہو جایا کرتی ہیں۔ ان لوگوں کے واسطے خدا کی رحمت کے خزانے انہی سختیوں کی وجہ سے کھولے جاتے ہیں ؎

ہر بلائیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

مگر ایسے وقت میں انسان کو چاہیئے کہ صبرِ جمیل کرے اور خدا تعالےٰ سے بدظن نہ ہو۔ وہ لوگ تو خدا کے ابتلاء کو انعام کے رنگ میں دیکھتے ہیں اور ابتلاء میں لذّت پاتے ہیں۔ قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلاء کے وقت میں طے ہوتے ہیں وہ یوں زہد و تعبّد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے۔ ان لوگوں میں سے جو خدا کے قرب کا نمونہ بنے اور خلق کی ہدایت کا تمغہ ان کو دیا گیا، وہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہوئے۔ ایک بھی نہیں جس پر کبھی نہ کبھی مصائب اور شدائد کے پہاڑ نہ گرے ہوں۔ ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے۔ وہ جب تک بند ہے اُس میں اور ایک مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا مگر جب اس پر سختی سے جرّاحی کا عمل کیا جاوے اور اس کو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے تو معاً اس میں سے ایک خوشکن خوشبو نکلتی ہے جس سے مکان کا مکان معطّر ہو جاتا ہے اور قریب آنے والا بھی معطّر کیا جاتا ہے۔ سو یہی حال انبیاء اور صادق مومنوں کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب نہ پہنچیں تب تک ان کے اندرونی قویٰ چھپے رہتے ہیں اور ان کی ترقیات کا دروازہ بند ہوتا ہے۔۔۔۔ غرض ایسے ایسے مصائب ہیں جو اُن کے لئے رحمت ہیں اور ان سے اُن لوگوں کے اندرونی گُن ظاہر ہوتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

ابتلاؤں اور مصائب و شدائد کے فلسفہ پر روشنی ڈالنے کے بعد حضور علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے کہ حقیقی مومن کبھی ابتلاء سے نہیں گھبراتے بلکہ وہ خوش ہوتے ہیں کہ اب ترقیات کے نئے دروازے کھلنے اور نئے انعامات ملنے والے ہیں چنانچہ حضور علیہ السلام ابتلاؤں سے نہ گھبرانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پس تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلاء کو بُرا نہ جانو اور بُرا وہی جانے گا جو مومنِ کامل نہیں ہے۔" (ایضاً)

اب چونکہ اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے قائم کیا ہے اِس لئے ضروری ہے کہ اسے اِس عظیم الشان مقصد کے حصول کی خاطر ابتلاؤں کی بھٹی میں سے گزرنا پڑے چنانچہ ہماری جماعت اوّل دن سے ابتلاؤں سے دوچار ہوتی اور صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ ان پر قابو پا کر بفضل اللہ تعالےٰ آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی آ رہی ہے اور اپنے مقصد کے قریب سے قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حضور علیہ السلام نے اِسی لئے اپنی جماعت کو آنے والے ابتلاؤں اور اُن کے نتیجہ میں ملنے والی کامیابیوں سے پہلے ہی سے آگاہ فرما دیا تھا جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وہ بُزدلی کو نہ چھوڑیگی اور استقلال اور ہمّت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں ہر مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ رہے گی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اِس وقت خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اِس لئے ضروری ہے کہ تم دُکھ دئے جاؤ۔۔۔۔۔۔ اِن تکالیف کو برداشت کرنے پر آمادہ رہو اور ہر ابتلاء اور امتحان میں پورے اُترنے کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالےٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو تو مَیں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا تعالےٰ جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے اور ان تمام مشکلات پر قابو پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۵۵)

پس غلبۂ اسلام کی جدّوجہد میں کسی ابتلاء کا پیش آنا ہمارے لئے کسی فکر یا پریشانی کا موجب نہیں ہو سکتا کیونکہ ہمیں اس کے پیچھے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا ہاتھ نظر آ رہا ہوتا ہے اور وہ انعامات نظر آ رہے ہوتے ہیں جو وہ اپنے فضل سے ہمیں عطا کرنا چاہتا ہے۔ ابتلاء اَوروں کے لئے دُکھ اور پریشانی کا موجب ہو تو ہو ہمارے لئے تو وہ ترقی کا ایک اہم ذریعہ اور رضائے الٰہی کے حصول کا ایک وسیلہ ہے ؛

انتخابِ خلافت

بیٹھے تھے ہم بھی عرش کی جانب نگہ کئے
نالوں سے غم نوازیٔ شام و پگاہ کئے

تمکینِ دیں ہوئی، ہمیں تسکینِ دل ملی
آنسو جو اپنی آنکھ سے ٹپکے گواہ کئے

وہ شہر یارِ شہرِ وفا جب بھی آ گیا
اہلِ وفا نے دیدہ و دل فرشِ راہ کئے

دو بول اُس کے تھے جو دلوں میں اُتر گئے
بیکار آپ نے کئی دفتر سیہ کئے

چلتے ہیں کس کی شہ پہ ہر اِک شے سے بے نیاز
ناہید سے فقیر بھی یوں کج کُلاہ کئے

عبدالسلام ناہید

قسط ۲

نیو انگلش بائیبل پر ایک نظر!

مثیلِ موسیٰ والی پیشگوئی میں کھلی تحریف

(محترم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

یہاں یہ امر بھی بتانا ضروری ہے۔ کہ علماء بائیبل نے آیت ۱۵ کے الحاقات کو دبی زبان سے مان لیا ہے۔ نیو انگلش بائیبل سے وابستہ علماء نے تورات کا جو متن متعین کیا ہے اس میں مقرّبِكَ تو موجود ہے لیکن مِن اَخِیكَ اور لَكَ کے الفاظ نہیں ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ زیرِ نظر آیت کا ترجمہ بایں الفاظ دیا گیا:۔

The Lord your God will raise up a prophet from among you lik myself,

خداوند تمہارا خدا، تیرے درمیان سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

صاف ظاہر ہے کہ اس متن میں مِن اخیكَ اور لَكَ نہیں ہے۔ مستورائی متن کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

خداوند تیرا خدا، تیرے لئے، تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

اس ترجمہ میں "تیرے لئے ..... تیرے ہی بھائیوں میں سے" کے الفاظ موجود ہیں۔ اس اختلافِ ترجمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبرانی تورات کے ایسے نسخے بھی ملے ہیں جن میں "تیرے ہی درمیان سے" تو موجود ہے "تیرے لئے" "تیرے ہی بھائیوں میں سے" کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ قدیم ترین یونانی ترجمہ یعنی نسخہ سبعینیہ میں "تیرے ہی درمیان سے" کے الفاظ حذف ہیں۔ نئے عہد نامہ میں بھی دو جگہ بشارتِ تورات درج ہے۔ (اعمال ۳/۲۲، ۷/۳۷) دونو جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔

اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ بشارتِ تورات کا پہلا حصہ محرّف و مبدّل ہے ابتداء میں صرف اتنے ہی الفاظ تھے۔

خداوند تیرا خدا میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔

بعد میں آیت ۱۸ کے متن سے "مقرّب اخیكَ" کے الفاظ اخذ کئے گئے اور پہلے حصہ میں جوڑ دیئے گئے۔ پھر مقرب اخیك میں تصرف ہوا اور اسے "مقربكَ مِن اخیكَ" کر دیا گیا۔ یعنی "تیرے ہی درمیان، تیرے ہی بھائیوں میں سے" کا اضافہ ہو گیا۔ آیت ۱۸ میں لھم کا لفظ تھا جسے لَكَ کی صورت میں آیت ۱۵ میں جگہ ملی۔ اس طرح اس آیت کا بیشتر حصہ الحاقات پر مبنی ہو گیا۔

اصل پیشگوئی آیت ۱۸ میں ہے جس کی توثیق وادیٔ قران کے متن سے ہوتی ہے۔

افسوس کہ آیت ۱۸ کے ترجمہ میں نیو انگلش بائیبل میں بہت کچھ تبدیلی کی گئی۔ اس نسخہ کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

I will raise up for them a prophet like you, one of their own race

میں ان کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا جو کہ انہی کی ذرّیت و نسل ہوگا۔

آج تک "مِقرّب اخی ھم" کا ترجمہ ان کے بھائیوں میں سے" کیا جاتا رہا۔ اب بنی اسرائیل کی ذرّیت و نسل ہو گیا۔ یہ ترجمہ ہر لحاظ سے غلط ہے۔

(۱) سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے جب نزولِ شریعت کی تجلّی دیکھی تو وہ ان کے لئے ناقابلِ برداشت تھی۔ وہ پکار اُٹھے کہ ایسی تجلّی ہم پھر دیکھنے نہ پائیں ورنہ ہم زندہ درگور ہو جائیں گے۔ ان کی اس درخواست کے جواب میں فرمایا کہ:۔

"وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالونگا"

ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفرانِ نعمت کے مرتکب ہوئے تھے۔ اب تجلّیٔ شریعت ان کے بھائیوں میں منتقل ہو رہی ہے۔ اسی آسمانی رمز کی طرف حضرت مسیح علیہ السلام نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک ایسی قوم کے سپرد کی جائے گی جو کہ اس کے پھل لائے گی۔"

(متی ۲۱/۴۳)

بشارت تورات میں بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل نہیں ہو سکتے۔ پس یہ ترجمہ کہ مثیلِ موسیٰ بنی اسرائیل کی نسل سے ہوگا سراسر غلط ہے۔

(۲) بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل خلیل اللہؑ کے نخل کی دو عظیم شاخیں تھیں۔ تورات میں دو جگہ ان کو بھائی کہا گیا۔ پیدائش ۲۵/۱۸ میں ہے کہ کنعان کے مشرق میں بنی اسرائیل کے بھائی بنو اسماعیل آباد ہوئے۔ نیو انگلش بائیبل نے یہاں بایں الفاظ ترجمہ دیا ہے:۔

Ishmael's sons ....., having settled to the east of his brothers.

یہاں بنی اسماعیل کو بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا۔

(۳) عبرانی میں اخی کے معنے رشتہ دار کے بھی ہیں۔ تورات میں ہے کہ اسماعیل

اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔

(پیدائش ۱۶/۱۲)

نیو انگلش بائیبل میں یہاں بھائیوں کا ترجمہ Kinsmen کیا گیا یعنی اقربا۔ رشتہ دار۔

(۴) بنی اسرائیل بھی باہمدگر بھائی بھائی تھے ان کو بھی تورات میں اخی کہا گیا۔ (استثنا ۱۵/۴) لیکن بشارتِ تورات کے پس منظر سے ظاہر ہے کہ یہاں بنی اسرائیل مراد نہیں ہو سکتے۔ بلکہ خلیل اللہ کے نخلِ وجود سے پھوٹنے والی ایک دوسری شاخ مراد ہے۔

زبور میں بھی پیشگوئی تھی:۔

"امتوں کے سردار اکٹھے ہوئے ہیں۔ ابراہیم سے پھوٹنے والے خاندانوں کے ہمراہ۔ تاکہ زمین کے مقتدر لوگ خدا کی اُمت بن جائیں۔" (زبور ۴۷/۹ نیو انگلش بائیبل)

یہ سب شاخیں آپس میں بھائی ہیں۔

(۵) مقدس پطرس نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس وقت تک دوبارہ نہیں آئیں گے جب تک وہ عالمی انقلاب برپا نہ ہو جس کی خبر خدا کے پاک نبیوں نے دی ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت موسیٰؑ نے بشارت دی کہ:۔

"خداوند خدا تمہارے لئے تمہارے بھائیوں میں سے ایک پیغمبر اسی طرح بھیجے گا جس طرح اس نے مجھے بھیجا"

(اعمال ۳/۲۱ تا ۲۴)

نیو انگلش بائیبل میں اس روحانی انقلاب کے لئے

Time of univesal restoration coms.

کے الفاظ ہیں۔ یعنی سارے عالم کی بحالی کا زمانہ آتا ہے۔ پطرس کے وعظ کے ۳۷ سال بعد بنی اسرائیل تباہ و برباد ہو گئے۔ ہیکل جلا دیا گیا۔ یروشلم کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو لعنت کی تھی اس کے آثار نمایاں ہو گئے۔ نبی موعود صلی اللہ علیہ وسلم عرب کی سرزمین میں بنی اسمٰعیل سے برپا ہوئے۔ سندھ سے سپین تک ایک روحانی انقلاب برپا ہو گیا۔ خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت بھی یہی بتا رہی ہے کہ بھائیوں سے مراد یہاں بنی اسرائیل نہیں ہیں بلکہ بنی اسماعیل ہیں +

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

دست در کار، دل بایار!

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب۔ ڈیرہ غازی خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔"

یہ صحیح ہے کہ انسان دنیا میں اس واسطے بھیجا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل کرے۔ اور اس کی اطاعت میں محو ہو کر اس کا قرب حاصل کرے۔ چونکہ اس کی آزمائش مقصود ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے اس دنیا کو زینت کے سامانوں سے پُر کر دیا ہے۔ اور انواع و اقسام کی نعمتیں بکھیر دی ہیں۔ تاکہ وہ اُسے اپنی طرف کھینچیں۔ دوسری طرف انسان کی فطرت ایسی بنا دی ہے کہ وہ دنیاوی نعمتوں کو بہت زیادہ چاہتا ہے

اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ

ایک طرف اُس کا رب اُسے بلاتا ہے اور دوسری طرف دنیاوی لذات اور آسائشیں اُسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ نفسِ امّارہ دنیاوی لذات کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اس کی تحریک بہت شدید اور اس کا مقابلہ بہت سخت ہے۔ دوسرا دشمن شیطان ہے، جو انسان کو ہر موقع پر یہی سبق دیتا ہے کہ جو جی میں آئے کرتا چلا جا۔ یہاں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ سب وہم و خیال ہے۔ دنیا میں مزے اُڑا، حسرتیں نکال اور خوب دادِ عیش دے۔ شاید کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔

غرض اسی کشمکش میں انسان اُلجھ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ وہ آخر کیا کرے۔ دنیا اور دنیا کی چیزیں اس کو نزدیک نظر آتی ہیں۔ لیکن آخرت دُور معلوم ہوتی ہے۔ اس کا ایمان کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ نفسِ امّارہ کے دباؤ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ دنیاوی لذات میں پھنستا چلا جاتا ہے اور ان کا اتنا عادی اور خوگر ہو جاتا ہے کہ ان کے بغیر اسے چین نہیں آتا۔ چنانچہ ان کے حصول کے لئے وہ اکثر اوقات اخلاقی حدود کو بھی پھاند جاتا ہے اور اس کا مقصود صرف دنیا اور اس کے خط ہی رہ جاتے ہیں۔ پس یہ نہایت ہی نازک معاملہ ہے۔

بزرگوں کا قول ہے کہ دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنت مشکلات سے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی خطرہ سے متنبہ کرتے رہے ہیں کہ اگر تم لوگ دنیا کی طرف جُھک گئے تو دل کی پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکے گی۔ اور بغیر دل کی پاکیزگی کے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ صحیح ہے کہ اگر انسان سے اللہ تعالےٰ کا دامن چھوٹ جائے تو شیطان اسے پاگل بنا چھوڑتا ہے۔

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ۔

شیطان اسے خواہشات کے پورا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ آرام و آسائش کے حصول کی راہ سمجھا دیتا ہے۔ غرض دنیا اور اس کے دھندوں میں ایسا پھنسا دیتا ہے کہ پھر اسے اپنی منزل کا نشان نہیں ملتا۔ چونکہ انسان دنیا کے لئے پیدا نہیں کیا گیا اس لئے جب وہ اپنے مقصدِ حیات کو بھول جاتا ہے اور دنیا داری میں پھنس جاتا ہے تو اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے کٹ جاتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ غنی ہے وہ بھی ایسے شخص سے تعلق نہیں رکھتا، جو اس کے دروازے سے ہٹ جائے۔ چنانچہ ایسے لوگ طرح طرح کی ناکامیوں اور نامرادیوں میں گھر کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اور بڑی حسرت سے مرتے ہیں کیونکہ ان کی اکثر خواہشات تشنۂ تکمیل رہتی ہیں۔

لکھا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ایک کفن چور تھا جس کے کانوں میں شیخ کی نصیحت اور پارسائی کے واقعات پڑتے رہتے تھے ایک وقت ایسا آیا کہ وہ اپنی معصیت کی زندگی سے نفرت کرنے لگا اور اس کا دل نیکی کی طرف راغب ہو گیا۔ وہ کسی خارجی تحریک کے بغیر حضرت بایزیدؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں پر نادم ہو کر دُعا کا طالب ہوا۔ بایزیدؒ نے دعا کی۔ جب دعا ہو چکی۔ معصیت آلودہ انسان رو رو کر پاک ہو گیا۔ بندے اور مولا کے درمیان کوئی حجاب نہ رہا۔ دل کو تسکین مل گئی اور تپیدہ دل کو قرار آ گیا۔ تو بایزیدؒ نووارد کی خاطر و مدارات میں لگ گئے۔ یہ خاطر و مدارات مادی نہ تھی روحانی تھی۔ اس ضمن میں بایزیدؒ نے پوچھا کہ بھائی بتاؤ کہ تم نے اپنی معصیت کی زندگی میں کتنے مُردوں کے کفن چُرائے ہوں گے۔ کفن چور قدرے توقف سے بولا۔ ان کی تعداد کوئی ایک ہزار سے کم و بیش ہو گی۔ بایزیدؒ نے پوچھا۔ جن مُردوں کے کفن تم نے اُتارے ان میں سے کسی کا منہ قبلہ کی طرف بھی تھا؟ وہ بولا کہ خیال ہے کہ ان میں سے صرف دو مُردے ایسے تھے جن کا مُنہ قبلہ کی طرف تھا ورنہ سب پشت بہ قبلہ تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ مُردوں کی پشت بہ قبلہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟ بایزیدؒ کہنے لگے کہ یہ سب وہ لوگ تھے جن کا اپنے رب پر اعتماد نہ تھا۔ دنیا میں بھی ان کا رخ اپنے رب کی رحمت کی طرف نہ تھا لہٰذا اخروی زندگی میں بھی وہ رُو بہ قبلہ نہیں ہو سکتے۔ اور وہ انسان جو رُو بہ قبلہ نظر آئے وہ خدا پر بھروسہ کرنے والے تھے۔ خدا کی رحمت کے امیدوار تھے۔ اس لئے قبر میں بھی ان کی نظریں رحمت کی طرف لگی ہیں۔ جس نے یہاں رہ کر اُدھر کا رُخ نہیں کیا مرنے کے بعد اس کا رُخ ادھر کیسے ہو سکتا ہے۔

پس جن لوگوں نے دنیا میں رہ کر خدا سے تعلق کاٹ لیا ہو اور وہ صرف دنیا کے ہو کر رہ گئے ہوں ان کا تعلق مرنے کے بعد خدا تعالیٰ سے کیسے قائم ہو سکتا ہے اور وہ کس طرح اپنے رب کی رحمت کے امیدوار ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا انسان کی خوش بختی اسی میں ہے کہ وہ دنیا میں رہے، دنیا کا کاروبار کرے مگر اس کا دل خدا تعالیٰ سے اٹکا رہے۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ایک ذریعہ بنا لے۔ وہ دولت اسلئے کمائے کہ اسے خدا کی راہ میں خدا کے بتائے ہوئے طریق پر خرچ کر کے خدا کی جنت خرید سکے لیکن اگر اس کو دنیاوی مشاغل اس قدر مصروف رکھتے ہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کے فرائض کی ادائیگی کے لئے بھی وقت نہیں نکال سکتا یا دینی کاموں کے لئے اُسے بُلایا جائے تو وہ طرح طرح کے بہانے کرنے لگ جائے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ ٹٹو کس کام کا کہ جب اس پر بوجھ لادو تو وہ بیٹھ جائے اور جب خالی ہو تو خوب چلے۔ وہ فقیر جو دنیاوی کاروبار چھوڑ کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیاوی کاروبار چھوڑ دو۔ صرف دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے۔ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس بات کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان ان مشاغل میں رہ کر خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔"

پس یہی تعلیم اسلام کی ہے اور یہی وہ بات ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ زور دیتے رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس نکتہ کو سمجھ لیں اور آئندہ کے لئے محتاط ہو جائیں +

حُسنِ اعجاز!

بطونِ خاک سے برق و شرر نکل آئے
جمودِ سنگ سے گلہائے تر نکل آئے

وہ سرزمیں جو کہ صدیوں غبارِ راہ رہی
اُسی پہ پھول، ستارے، قمر نکل آئے

رُکا ہوا تھا تو تنہائیوں کا شکوہ تھا
مَیں چل پڑا تو کئی ہم سفر نکل آئے

نہ ترک کر یہ جہادِ کبیر ——— ممکن ہے
ہجومِ ظلمتِ شب سے سحر نکل آئے

عجب سرشت کے مالک ہیں تیرے دیوانے
اِدھر اگر کبھی ڈوبے۔ اُدھر نکل آئے

عبدالسلام اختر ایم اے

محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کی یادیں

مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ

(۱)

رفیقی المکرم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم ضلع گورداسپور کے مغل خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے والد صاحب کا نام مرزا حسین بیگ تھا۔ اندازاً دس بارہ سال کی عمر ہوگی جب کسی کے بہلاوے میں آکر سکھ مذہب قبول کر لیا۔ جماعت احمدیہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسے افراد کو جو کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر کوئی دوسرا مذہب قبول کر چکے ہوں انہیں اسلام میں واپس لایا جائے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ عنہ کو جو اس وقت ناظر دعوۃ و تبلیغ تھے جب یہ معلوم ہوا کہ ایک مغل نوجوان واحد حسین سے شیر سنگھ بن چکا ہے اور نہنگوں کے گوردوارہ میں مقیم سکھ دھرم کا پرچارک ہے تو چوہدری صاحب مرحوم نے حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے (سابق مہر سنگھ) کی اعانت سے اس نوجوان سے رابطہ پیدا کیا اور مسلسل تبلیغ و نصیحت کے ذریعہ اسے دوبارہ احمدی مسلمان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ دیانت تو گیانی صاحب کی فطرت میں پہلے ہی موجود تھی۔ قادیان کے روحانی علمی ماحول اور بزرگوں کی تربیت و صحبت نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ اور وہ شخص جو سکھوں کے گوردوارہ میں شبد کیرتن کیا کرتا تھا۔ جماعت احمدیہ کی کوشش اور کشش سے امام مہدی علیہ السلام کی روحانی فوج میں شامل ہو کر گاؤں گاؤں پھر کر اسلام کی تبلیغ کرتا اور اس قسم کے سریلے گیت گا گا کر لوگوں کے دلوں کو گرماتا ؎

فضل کریں یارب سائیاں
مہدی دیاں فوجاں آئیاں

(۲)

۱۹۲۹ء کی بات ہے۔ ہمارے گاؤں دیالگڑھ متصل بٹالہ) میں ایک مناظرہ مقرر ہوا۔ دیالگڑھ کے لوگ مفسدانہ ذہنیت رکھتے تھے۔ مناظرہ کی تاریخ تو انہوں نے طے کر لی مگر اندر ہی اندر اس قسم کے منصوبے بنا رہے تھے کہ مناظرہ کی نوبت ہی نہ آنے دی جائے اور باہر سے آنے والے احمدیوں کو فساد کی طرح ڈال کر ڈرا دھمکا کر منتشر کر دیا جائے۔ لیکن مقررہ دن جب انہوں نے دیکھا کہ قادیان، سٹھیالی، تلونڈی، فیض اللہ چک، نظر غلام نبی، بہیل چک، گلانوالی قلعہ، ونجواں، اٹھوال، دھرم کوٹ بگہ، سارچور، لودھی ننگل غرض چاروں اطراف سے ہر راستہ پر احمدیوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ دیالگڑھ کی جانب امڈے چلے آ رہے ہیں۔ تو نہ صرف ان کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے بلکہ وہ خود اتنے مرعوب ہو گئے کہ اس بات پر اصرار کرنے لگے کہ مناظرہ گاؤں کے اندر نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمیں احمدیوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے۔ چنانچہ گاؤں سے تیز چار فرلانگ باہر کھیتوں میں مناظرہ ہوا۔ وہ نظارہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ محترم گیانی صاحب مرحوم کی قیادت میں اٹھوال، ونجواں وغیرہ کی جماعتوں کا منظم قافلہ دو کالمی جلوس کی شکل میں ہاتھوں میں پرچم اٹھائے ؎

جھنڈا مہدی دا بلند اپیا ہلکارے
بدر منور دے وانگ مارے چمکارے

کا گیت گاتے۔ اللہ اکبر، اور مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے بلند کرتے جب دیالگڑھ کی گلیوں میں داخل ہوا تو ایک طرف مخالفین کے دلوں پر ہیبت طاری تھی اور دوسری طرف بالوغب کا نظارہ دیکھ دیکھ کر احمدیوں کے دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہے تھے یہ سماں بڑا دلفریب تھا کہ اس قافلہ کا قائد سکھوں کا سا لباس پہنے سکھوں کی طرح کندھے پر ٹکوا اٹھائے بظاہر پورا سکھ دکھائی دے رہا تھا۔ مگر اس کا باطن شوکت اسلام سے پُر تھا۔ اور اس کی زبان سے اللہ اکبر اور اسلام زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے اور سارے قافلہ کو اپنا ہمنوا بنا کر یہ گیت گاتا ہوا گاؤں میں داخل ہو رہا تھا ؎

ہو جاؤ قربان قادیاں والے توں
بال بچہ قربان قادیان والے توں

گیانی صاحب مرحوم کا یہ پہلا کارنامہ تھا کہ شروع میں ضلع گورداسپور میں تبلیغ کرنے اور مضافات کی جماعتوں کی تربیت و تنظیم کا کام ان کے سپرد ہوا اور چند سالوں کے اندر مرحوم نے میٹھے اور رسیلے گیت سنا سنا کر ان لوگوں کے اندر ایک خاص ولولہ اور ذوق پیدا کر دیا تھا۔ مرحوم خود پنجابی شعر کہتے اور پھر دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر ایسے مخصوص انداز اور موثر لحن میں پڑھتے کہ سماں بندھ جاتا تھا۔ آج تک وہ لطف دلوں سے محو نہیں ہوا مضافات قادیان کی جماعتوں کے احباب معترف ہیں کہ ان کی تنظیم و تربیت میں گیانی صاحب مرحوم کا بڑا ہاتھ تھا۔

(۳)

گیانی صاحب مرحوم کے اندر جو مخفی جوہر تھا احمدیت کے نور سے وہ نکھرتا چلا گیا۔ سکھ مذہب کا بھرپور مطالعہ رکھتے تھے۔ مشہور سکھ گیانیوں سے آپ نے کئی کامیاب مناظرے کئے اور اپنی قابلیت اور حسن بیان کا لوہا منوانے کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کی صداقت کا پرچم لہراتے رہے۔ تقریر میں خدا تعالیٰ نے مرحوم کو ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ان کا مخصوص انداز بیان ان کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کے الفاظ میں مرحوم اپنے فن کے بادشاہ تھے۔ میٹھی اور رسیلی پنجابی زبان میں تقریر کرتے تھے سلجھا ہوا اور غیر بناوٹی لہجہ۔ آواز میں زیر و بم اور موزوں اتار چڑھاؤ موقعہ اور محل کے مطابق ظرافت سے آراستہ وعظ سننے میں لوگ ایسا محو ہوتے تھے کہ گھنٹوں بیٹھے نہیں اکتاتے تھے ہجرت کے بعد ان کا میدان بدل گیا سکھ اور ہندو جا چکے تھے۔ گیانی صاحب مرحوم نے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ایسا ڈھالا کہ سکھوں اور ہندوؤں سے متعلق مضامین پر لیکچر دینے والا شخص صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی معاشرہ حقوق والدین اور تربیت اولاد غرض جملہ مضامین پر ایسے دلآویز طریقہ سے بولنے لگا کہ دوسروں کے مقابلہ میں لوگ اسے سننا زیادہ پسند کرتے تھے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کرتے ہوئے بڑے موثر فطرتی دلائل دینے کے بعد آخر میں اپنے خاص درد انگیز لہجہ میں بالعموم یہ کہا کرتے لوگو میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جس نے زمین و آسمان بنائے یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ وہی مسیح موعود ہے جس کی ساری دنیا کو انتظار تھی۔ اس کو مان لینا بڑی سعادت ہے اور نہ ماننا بڑی محرومی ہے۔ ساتھ ہی مرحوم نے عیسائیت کا بھی مطالعہ شروع کر دیا اور بہت جلد اپنی فراست اور ذہانت کے زور پر ایسی دسترس پیدا کر لی کہ مشہور عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے عیسائیت کی تردید میں کتابیں لکھیں اور سلسلہ کے اخبار اور رسائل میں مفید تحقیقی مضامین شائع کئے۔ (باقی)

دعائے مغفرت

میرے بڑے بہنوئی محترمی ملک عبد العزیز صاحب ابن حضرت مولوی کرم داد صاحب رضی اللہ عنہ ساکن دوالمیال ضلع جہلم مورخہ ۷ اگست بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر طویل بیماری کے بعد انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمی موصوف بڑے نیک مخلص خلیق اور ملنسار تھے اور جماعتی کاموں میں بڑی دلچسپی رکھنے والے تھے۔ طویل بیماری کے عرصہ میں بڑے حوصلے اور صبر کا نمونہ دکھایا۔ آپ نے اپنے پیچھے ۲ لڑکے اور ۳ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب و جوار رحمت میں رکھے اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ملک محمود احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ)

تجاویز برائے شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء تبوک ۱۳۴۹ ہش تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں (محمد خدا اللہ مرکزیہ)

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز مورخہ ۸ تبوک ۱۳۴۹ھش مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز منگل صبح ۸ بجے دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل واقفین زندگی مقررہ وقت پر دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لیکر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

ان میں سے جن کی تعلیم میٹرک سے کم ہے انہیں آنے کی ضرورت نہیں صرف دفتر ھذا کو اطلاع دے دیں۔ ان کے علاوہ ایسے نوجوان جو واقف زندگی ہیں یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے۔ اور وہ جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں۔ اگر ان کے نام اس فہرست میں شامل نہیں تو وہ بھی فوری طور پر دفتر وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نمبر شمار	نام	ولدیت مع پتہ
۱	مجیب الرحمٰن صاحب	مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور حلقہ مسجد مبارک ربوہ ضلع جھنگ
۲	شفیق اختر صاحب	چوہدری محمد اختر صاحب دارالصدر غربی ربوہ " "
۳	سلیم صادق صاحب	چوہدری محمد صادق صاحب دارالصدر شرقی ربوہ " "
۴	شفیق احمد صاحب ناصر	میاں سعید احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ " "
۵	حنیف احمد صاحب محمود	نذیر احمد صاحب سیالکوٹی دارالصدر جنوبی ربوہ " "
۶	ہادی علی صاحب	چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ " "
۷	محمد ادریس صاحب	محمد اسماعیل صاحب دارالیمن شرقی ربوہ " "
۸	عبدالغفار صاحب	حشمت علی صاحب موضع خیر والہ (گڑھ موڑ) " "
۹	محمد طفیل صاحب گھمن	چوہدری سلطان احمد صاحب گھمن موضع پنجگرائیں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۰	نصیر احمد صاحب	قریشی بشیر احمد صاحب موضع کشن پورہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ
۱۱	محمود احمد صاحب بٹ	خواجہ عبدالغنی صاحب بٹ بدوملہی تحصیل نارووال " "
۱۲	ناصر محمود صاحب	چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم بہلولپور تحصیل نارووال " "
۱۳	اللہ بخش صاحب	احمد بخش صاحب سکنہ اورحمان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۴	شوکت نواز صاحب	محمد نواز صاحب چک ۹ شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
۱۵	سلیم احمد صاحب انجم	چوہدری عنایت صاحب مرحوم چک ۸۷ ج ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور
۱۶	ملک عبدالحکیم صاحب	ملک عبدالقادر صاحب جناح کالونی لائلپور
۱۷	عبدالوحید صاحب بشیر	عبداللطیف صاحب امرت شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ
۱۸	منور احمد صاحب	عنایت اللہ صاحب سکنہ گرمولہ چک ۱۶۹ R.B تحصیل و ضلع شیخوپورہ
۱۹	مشتاق احمد صاحب	محمد ابراہیم صاحب " "
۲۰	بشارت احمد صاحب	چوہدری احمد دین صاحب اول مارس ککرالی ضلع گجرات
۲۱	رفیق احمد صاحب	شاہ محمد صاحب ساکن مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
۲۲	منیر احمد صاحب	بشیر احمد صاحب بین بازار کھاریاں " "
۲۳	خلیفہ عبدالسمیع صاحب	خلیفہ عبدالمنان صاحب۔ شاہی روڈ۔ لاہور چھاؤنی
۲۴	شوکت حسین صاحب	فضل حسین صاحب۔ باغ سردار خان راولپنڈی
۲۵	مسعود احمد صاحب	معراج دین صاحب خانیوال ضلع ملتان
۲۶	آفتاب احمد صاحب جمال	عطاء الرحمٰن صاحب کوئٹہ
۲۷	محمود احمد صاحب	حکیم فضل محمد صاحب دارالفضل درخانہ پتی ضلع پشاور
۲۸	داؤد احمد صاحب	ماسٹر نور الحق صاحب سکنہ چارسدہ ضلع پشاور
۲۹	بشیر احمد	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب محمد آباد تحصیل کنڈیاروں۔ ضلع نوابشاہ
۳۰	محمد اشرف صاحب	برادرم محمد اکرم صاحب موتی بازار نوابشاہ
۳۱	مقصود احمد صاحب	چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۲۱ ددھ ضلع نوابشاہ
۳۲	ضیاء الدین صاحب	چوہدری غلام احمد صاحب ۱۶۲ نہر مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
۳۳	منور احمد خان صاحب	چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم چک ۱۶۲ نہر مراد " "
۳۴	محمد احمد صاحب	محمد ابراہیم صاحب چک ۲۲۳ R-9 تحصیل فورٹ عباس " "
۳۵	سعید احمد صاحب	چوہدری فضل احمد موضع جھول بستی احریاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان
۳۶	خلیل احمد صاحب عابد	معرفت لطیف احمد صاحب ملتانی بشیر آباد اسٹیٹ تحصیل مندوالیاں ضلع حیدرآباد
۳۷	لئیق احمد صاحب	نذیر احمد صاحب کلہوری۔ ضلع تھرپارکر۔ سندھ
۳۸	محمد صادق صاحب	چوہدری غلام احمد صاحب۔ گوٹھ علی محمد۔ کروندی۔ ضلع حیدرآباد

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶-۱۷-۱۸ اخاء (اکتوبر) ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔

۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں

۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان۔ بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی۔ قائدین اضلاع۔ قائدین علاقائی سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ تبوک (ستمبر) ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء (۱) اقبال بیگم صاحبہ بیوہ (۲) ملک داؤد احمد خان صاحب (۳) ملک مسعود احمد خان صاحب (۴) عابدہ سلطانہ صاحبہ (۵) روبینہ شاہین صاحبہ (۶) شاہدہ نسیم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۲۷ پلاٹ نمبر ۷ واقع محلہ دارالرحمت غربی دفعہ ایک کنال الاٹ ہے۔ مرحوم کے مذکورہ بالا ورثاء نے متفقہ فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ پلاٹ مکرم ملک مسعود احمد خان صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور بالا مکرم ملک مسعود احمد خان صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

تجاویز برائے شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۵ تبوک ستمبر ۱۳۴۹ھش / ۱۹۷۰ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مختصر رپورٹ تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع نواب شاہ

مجلس انصار اللہ ضلع نواب شاہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۱۵ ر اگست بمقام رحمان آباد منعقد ہوا۔ شدید بارش کی وجہ سے ایک ہی اجلاس ۱۰ بجے سے ۱½ بجے تک منعقد ہو سکا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ۴۰ منٹ تک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت (خصوصاً مکی دور) کے ایمان افروز واقعات سے ایمانوں کو تازہ کیا۔ دوسری تقریر سیرت حضرت مسیح موعود پر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے فرمائی۔ آپ کی تقریر بھی چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آپ نے بہت عمدہ طور پر سیرت کے اہم پہلو اجاگر فرمائے۔ تیسری تقریر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تھی جس کا موضوع "علامات ظہور مہدی" تھا۔ آپ کی تقریر ۵۰ منٹ تک جاری رہی اور سامعین ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی تقریر کو سماعت فرماتے رہے۔ چوتھی تقریر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی تھی آپ نے بھی چالیس منٹ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ پانچویں تقریر "وفات مسیح" کے موضوع پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے فرمائی اور ابھی تقریر جاری تھی کہ شدید بارش کی وجہ سے اجلاس برخاست کرنا پڑا۔

اس اجتماع کے جملہ انتظامات مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب دین ناظم انصار اللہ ضلع نواب شاہ اور آپ کے ساتھیوں نے فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تیئیسواں

سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ کا ستائیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶-۱۷-۱۸ ر اخاء ۱۳۴۹ ہش (اکتوبر ۱۹۷۰ء) کو ربوہ کی مقدس بستی میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے

(۱) تلاوت (۲) حفظ قرآن۔ تقریر۔ مضمون نویسی۔ اذان و بیت بازی معلومات عامہ۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ پرچہ ذہانت و عام معلومات

مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے ہوں گے۔

۱۰۰ گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ نشانہ غلیل۔ مقابلہ ثابت قدمی تین ٹانگ کی دوڑ۔ فٹ بال۔ کبڈی۔ جمبڑ (جگ)۔

میں قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سے پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے اطفال کو اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مرکزی اجتماعات میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی قرار دے رکھی ہے

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

مطبوعہ پرنٹس کام کرنے کے لئے ایسے نوجوان لڑکے مطلوب ہیں جن کی عمر ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو اور انہوں نے میٹرکولیشن کا امتحان سائنس کے مضامین کے ساتھ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہوا ہو۔ پرنٹس شپ کا عرصہ تین سال ہوگا جس کے دوران اسی (۸۰/-) روپے سے ایک سو پچاس (۱۵۰/-) روپے تک وظیفہ دیا جائے گا۔ درخواستیں جو لازمی طور پر درخواست کنندہ کے اپنے ہاتھ کی تحریر کردہ ہوں میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول کے ہمراہ "پرسونل منیجر" شاہنواز لمیٹڈ، ۱۹ ڈیمیٹ روڈ کراچی کے نام ۸ ر ستمبر ۱۹۷۰ء تک ارسال کی جائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اہلیہ صاحبہ خان میر خان صاحب بعارضہ درد گردہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عاجل کامل صحت عطا فرمادے

(سید تنویر احمد شاہ ڈسپنسر ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا برخوردار عبدالحی عمر چھ ماہ عرصہ ڈیڑھ ماہ بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ بچے کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (چوہدری عبدالحمید جاوید چک ۱۵۱ تھر پارکر)

۳۔ میرا اکلوتا بیٹا بعارضہ بخار ہفتہ عشرہ سے متواتر بیمار چلا آرہا ہے احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپنے کرم سے عمر دراز فرمائے۔ اور خادم دین متین ہو

(راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا)

۴۔ کل بروز جمعرات ایک حادثہ میں عزیزم ملک عبدالسلام (جیل آرٹ پریس لاہور) کے بائیں پاؤں کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ملک صاحب موصوف ۳۰ ر اگست کو پریس کی ٹریننگ کے لئے لندن جانے والے تھے۔ سیٹ بک ہو چکی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین۔

(سید سعید سلیم "دار التجلید" شورکوٹ روڈ)

۵۔ خاکسار کے بہنوئی جناب نور الحسن صاحب شاکر فوٹو آرٹسٹ حیدرآباد سندھ کو عرصہ چھ سات ماہ سے درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ دوستوں سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے درد مندانہ درخواست دعا ہے

(مبشر احمد طاہر سلطانپورہ لاہور)

۶۔ میرے والد محترم میاں عبداللطیف صاحب کو دس اور گیارہ اگست کی درمیانی رات دائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے پہلے کی نسبت آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

عبدالکریم غیور صراف شاہ کوٹ۔ ضلع شیخوپورہ

ولادت

۱۔ میری بچی عزیزہ نصرت بیگم اہلیہ چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۲ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم بچے کا نام مقصود احمد تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت فرمائے آمین۔

(چوہدری) سلطان علی ورک پنشنر موضع بھاگوال ضلع سیالکوٹ

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری چھوٹی بہن فرخ رشید کو مورخہ ۲۳ ر اگست کو شام کے ۵ بجے اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود ڈاکٹر جلال الدین صاحب آف کراچی کا نواسا اور مکرم غلام رسول قمر صاحب آف سرگودھا کا پوتا ہے۔

نومولود کی دینی و دنیوی ترقی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر نسیم فرحت سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

باموقع اراضی قابل فروخت

ضلع تھر پارکر سندھ میں دو فصلہ نہر پر واقع سات سو ایکڑ کے قریب زرعی اراضی نزد ریلوے سٹیشن قابل فروخت ہے۔ ساری زمین ایک ہی واٹر کورس پر واقع ہے۔ اردگرد احمدی زمیندار بھی ہیں۔ ایسے احمدی زمیندار احباب جو زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ چھوٹے پلاٹس میں بھی زمین فروخت کی جا سکتی ہے

ع۔ ا۔ معرفت

دفتر الفضل۔ ربوہ

جو شخص خدائی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا وہ نعمتیں اس سے چھین لی جاتی ہیں

اسے رنج و غم اور حسرت و یاس کے لمبے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَۃٍ بَیِّنَۃٍ ؕ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَۃَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں ترتیب مضمون کو بیان کرتے ہوئے اوپر بتا چکا ہوں کہ اس جگہ یہود مخاطب ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس پیشگوئی پر بحث ہو رہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے متعلق تھی اور آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اسی تسلسل میں اللہ تعالیٰ نے وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں فتح مکہ کی پیشگوئی کی۔ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی جبکہ مکہ پر کفار کا غلبہ اور حکومت تھی اور مسلمان مدینہ میں پناہ ڈھونڈ رہے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعے بتایا کہ ایک وقت آئے گا جب تم مکہ فتح کر لو گے اور تمہارے لئے حج بیت اللہ کے راستے بالکل کھل جائینگے پھر اسی ضمن میں صلح حدیبیہ کی بھی پیشگوئی کی کیونکہ بتایا کہ اگر تمہیں عمرہ سے روکا جائے تو تمہیں کیا کرنا چاہیئے گویا پہلے سے پیشگوئی کر دی کہ تمہیں ایک زمانہ میں عمرہ کرنے سے بھی روکا جائے گا۔ اسی طرح مَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ میں یہ اشارہ مخفی تھا کہ مکہ ایک دن تمہارے لئے گھر کے طور پر بننے والا ہے۔ غرض ان آیات میں یہ بتایا گیا تھا کہ مکہ کے دروازے تمہارے لئے کھلنے والے ہیں اور تم اس میں امن سے داخل ہو گے چنانچہ فتح مکہ سے پہلے ہی فرما دیا کہ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ جب تم امن میں آجاؤ تو ایسا کرو۔

اب ان پیشگوئیوں کے ساتھ ہی بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم ان سے پوچھو کہ ہم نے انہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کے کس قدر کھلے نشانات دکھائے ہیں اور یہ جو ہم نے فتح مکہ کی پیشگوئی کی ہے یہ بھی ایک زبردست نشان ہے جس سے ثابت ہو جائے گا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں پس وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ناقدری کرتے ہوئے اسے مٹانے کے درپے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سخت سزا دے گا۔ چنانچہ فتح مکہ کے ساتھ ہی یہود کی بھی انتہائی ذلت ہوئی اور وہ بھی تباہ ہوتے چلے گئے۔

اس آیت کا ایک یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے یہود کو پہلے بھی بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں جن کی انہوں نے ناشکری کی۔ مثلاً سب سے بڑی نعمت تو ان پر یہی نازل ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے متواتر انبیاء ان میں مبعوث فرمائے لیکن یہود نے ہمیشہ ان کی تکذیب کی اور ان کی مخالفت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ یہاں تک کہ بعض انبیاء کو انہوں نے جان سے بھی مار ڈالا۔ یہ خدا تعالیٰ کی نعمت کی ایک عظیم الشان ناشکری تھی جو ان سے ظاہر ہوئی۔ اسی طرح عیسائیوں نے جو یہود کی ایک شاخ ہیں اس قدر ناشکری کی کہ شریعت کو لعنت قرار دے دیا۔ غرض یہود کی ان متواتر سرکشیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نعمت نبوت ان سے واپس لے لی کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتا الٰہی سنّت کے مطابق وہ نعمتیں اس سے چھین لی جاتی ہیں اور اسے رنج و غم اور حسرت و یاس کے لمبے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۵۹، ۴۶۰)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز جمال الدین ابن مولوی محمد دین صاحب شہید مال بردار بحری جہاز میں بطور الیکٹریشن ملازم ہے اور اس سلسلہ میں بحری سفر کرتا رہتا ہے اس دفعہ وہ مشرقی پاکستان سے ہو کر سپین اور لندن جا رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو سفر و حضر میں خیریت سے رکھے اور اس کی ترقی کا معاملہ درپیش ہے دعا کریں کہ کامیابی ہو۔

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین تنویر ایڈیٹر الفضل)

ضروری اعلان برائے واقفین عارضی و صدر صاحبان

بعض احباب واقفین عارضی میں سے اپنا وقف بڑی خوش اسلوبی سے پورا کرتے ہیں مگر ان کی طرف سے مرکز میں کوئی رپورٹ نہیں آتی اور نہ ہی مقامی صدر صاحب کی طرف سے انکے آنے اور واپس جانے کی اطلاع آتی ہے جس سے مرکز کو ان کے متعلق کوئی علم نہیں ہوتا۔ لہٰذا تمام واقفین عارضی اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ فارم کی پشت پر لکھی ہوئی ہدایت کے مطابق رپورٹ ضرور ارسال فرماویں تاکہ دفتر میں ان کا ریکارڈ رہے۔ نیز ان احباب کا بھی دفتر کو علم رہے جو مقررہ مقام پر نہیں پہنچتے اور نہ ہی دفتر کو اطلاع دیتے ہیں۔ ایسے وقف کرنے والوں سے دفتر جواب طلبی کرتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

داخلہ طبیہ کالج ربوہ

احباب کو علم ہوگا کہ گزشتہ دو سال سے ربوہ میں طبیہ کالج کا اجراء ہو چکا ہے اب نئے سال کا داخلہ ۲۵ اگست سے شروع ہے۔ یہ ادارہ گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے۔ کورس چار سالہ ہے۔ معیار داخلہ میٹرک ہے۔ قابل اساتذہ بہترین ماحول اور تعلیم ہوسٹل کا باقاعدہ انتظام۔ اخراجات ہوسٹل و کالج واجبی۔ طب سے شغف رکھنے والے احباب کے لئے بہترین موقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس دفتر کالج سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

روزانہ صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک انٹرویو ہوتا ہے ۱۹ ستمبر سے کلاسیں شروع ہو جائیں گی، انشاء اللہ۔

(پرنسپل)

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی آف راولپنڈی کی وفات

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی۔ باڈی بلڈر۔ ۱۶ کشمیر روڈ راولپنڈی صدر مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۷۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے چنانچہ ان کے صاحبزادگان و ورثاء ۲۳ اگست کو ان کی نعش ربوہ لائے۔ اسی دن ۱۰ بجے صبح نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے پڑھائی۔ بعد ازاں مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(قریشی مقبول احمد سابق مبلغ امریکہ۔ ربوہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۴-۵ تبوک (ستمبر) بروز جمعہ۔ ہفتہ شیخوپورہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں علماء کرام کی شرکت متوقع ہے۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ انصار کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں۔ زعماء کرام خاص توجہ فرما دیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴